تنویر الابصار علی ردِّ ظلماتِ الفُجّار

المعروف

اہلحدیث پوسٹر کا جواب

مصنف

پیر طریقت، رہبر شریعت، استاذ العلماء، حامی سنت، ماحی بدعت، خلیفۂ مفتی اعظم ہند

مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی دامت برکاتہم العالیہ

منجانب

منجانب:
بوستانِ رضا
569- 2-S سعود آباد، کراچی: 75080

مقدمہ

بسم الله الرحمن الرحیم نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

عزیزان ملت! مسلمانوں سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ حق وباطل کا معرکہ ابتدائے آفرینش سے جاری ہے نوع انسانی کا پہلا دشمن عزازیل یعنی شیطان تھا جس نے اللہ عزوجل کے حضور جرأت وبیباکی سے چیلنج کیا اور نوع انسانی کی عداوت اور ان کی ہلاکت کا اعلان کیا (کما قال تعالیٰ) ”قال فبما اغویتنی لا قعدن لهم صراطک المستقیم 0ثم لأتینهم من بین ایدیهم ومن خلفهم وعن ایمانهم وعن شمائلهم ولاتجداکثرهم شکرین“ (الاعراف،۱۶۔۱۷) یعنی ”(شیطان) بولا تو قسم اسکی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں ضرور تیرے سیدھے راستے پر ان (انسانوں) کی تاک میں بیٹھوں گا پھر ضرور میں ان کے پاس آؤنگا ان کے آگے اور ان کے پیچھے اور انکے داہنے اور ان کے بائیں سے اور ان میں سے تو اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا“ چنانچہ شیطان کا لشکر انسانی روپ میں اللہ کے بندوں کو اللہ کے خلاف بغاوت پر اکساتا رہا اس سے قبل کتنی قومیں اتر کر میدان کارزار میں آتی رہیں اور اللہ جل مجدہ

کے محبوب بندوں، انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم کو ایذاء دیتی
اور ستاتی رہی حتیٰ کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والتسلیم کو شہید بھی کیا گیا
(کما قال تعالیٰ) "ویقتلون النبین بغیر الحق" یعنی "اور انبیاء کو ناحق شہید
کرتے" اللہ واحد و قہار نے بہت سی قوموں کو عذاب میں مبتلا فرما کر ہلاک
کیا۔ مگر شیطانی لشکر اپنی بدکرداری سے باز نہ آیا۔ اور اللہ عزوجل کے
محبوب بندوں کو ستانا اور ظلم ڈھانا ان کا داب رہا آج بھی نت نئے روپ میں
ظاہر ہوتے اور مسلمانوں کو ناحق ستاتے ہیں، مقام حیرت تو یہ ہے کہ کفار
و مشرکین مثلاً ہندو یہود و نصاریٰ و مجوسی وغیرھم تو کھلے اسلام اور
مسلمانان زمان کے دشمن ہیں مگر مسلمان کہلانے والے کفار و مشرکین
کے متوالے یہود و نصاریٰ اور ہنود کے گن گانے والے مسلمانوں کو ستاتے
اور طرح طرح کے فتوے لگاتے اور بدعتی اور مشرک بتاتے مسلمانوں کے
خلاف پمفلٹ اور کتابچے طبع کراتے اور مسلمانوں کے مشرک ہونے کی
من گھڑت دلیلیں لاتے۔ حال ہی میں ایک پوسٹر بعنوان "کیا ہمارے
لئے اللہ کافی نہیں؟" اس پر نہ کوئی دلیل نہ ثبوت محض دعویٰ بلا دلیل پر
اتراتے اور خوشیاں مناتے کہ ہم نے بہت بڑا تیر مارا جسکا کوئی نہیں چارا
طرفہ یہ کہ جن مسلمانوں کو مشرک بتائیں ان کے خلاف یہ پمفلٹ و

پوسٹر لائیں کتابچے طبع کرائیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ جب ان مسلمانوں کا دین
تم سے بیگانہ ان کا دین میں تم سے نہ کوئی رشتہ نہ رستہ پھر ان کو کیوں
چھیڑتے ہو۔ علاوہ ازیں اگر کفار و مشرکین پر اپنا دین مسلط کرنا تمہارے
دین جدید میں شرط یا فرض ہے تو یہود و نصاریٰ اور ہنود و مجوسی وغیرھم
پر طبع آزمائی فرمائیں اور ان کے دین کے خلاف میدان کارزار میں آئیں اگر
کبھی کوئی ایسا اقدام کیا ہے تو ثبوت میں پیش فرمائیں اور اگر ایسا نہیں اور
یقیناً نہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہود و نصاریٰ، ہندو مجوسی وغیرھم سب
تمہارے دین میں شریک اور تمہارے دینی بھائی ہیں ان کا دین تم کو تسلیم
صرف مسلمان ہی تمہارے دین میں تمارے دشمن دین ہیں کہ ہمیشہ
مسلمانوں کے بر سر پیکار اور ان مسلمانوں کیلئے تفنگ و تلوار لئے ہمہ وقت
تیار رہتے ہو گویا تمام کفار و مشرکین سے تمہارا وداد و اتحاد صرف اور صرف
مسلمانوں سے تمہارا جہاد ہے۔ تم نے اپنے پوسٹر میں صاف صاف اعلان
کر دیا کہ "اسباب کے بغیر داتا، مشکل کشا، دستگیر، غریب نواز، گنج بخش اور
غوث اعظم صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے" اس کا صاف مطلب یہی
ہوا کہ صدیوں سے مسلمان جن بزرگان دین کو داتا اور مشکل کشاء اور
غریب نواز اور دستگیر اور گنج بخش اور غوث اعظم کہتے ہیں تمہارے نزدیک

وہ سارے کے سارے تمہارے معبود و مسجود ہیں۔ تمہارے دھرم میں ان ہی کی عبادت کی جاتی ہے تم ان کو ہی (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) اللہ کی ذات سمجھتے ہو تم نے اسم جلالت کو جو مسجود و معبود ہے واحد و یکتا ہے تم نے بیشمار ہستیوں کو اپنا معبود بنالیا ہے جو یقیناً شرک ہے ان کی تفصیل آئندہ اوراق میں ملاحظہ فرمائیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارُ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزِ الْمُقْتَدِرُ الْجَبَّارُ الْمُتَعَالِی الصِّفَاتِ وَالْكَمَالِ وَالْجَمَالِ 0اَلْمُنَزَّهِ عَنْ قَوْلِ اَهْلُ الْكُفْرِ وَلاَطُغْيَانِ وَالضَّلاَلِ 0وَالَّذِیْ لَیْسَ لَهٗ ضَدَّ وَلاَنِدَّ وَلاَمِثَالَ 0ثُمَّ الصَّلٰوةُ وَالسَّلاَمُ عَلٰی اَفْضَلِ الْعٰلَمِیْنَ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلاَنَا مُحَمَّدْ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ 0اَمَّا بَعْدِ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ 0فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ 0 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ 0"قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ 0اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ0قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ 0 لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْکَ وَمِمَّنْ تَبِعَکَ مِنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ0صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ"0 (صٓ، ۸۲/ ۸۵)"(ابلیس) بولا تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب (انسانوں) کو گمراہ کردوں گا مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں فرمایا (اللہ عزوجل) نے تو سچ یہ ہے اور میں سچ ہی فرماتا ہوں بیشک میں ضرور جہنم بھر دوں گا تجھ سے اور ان میں سے جتنے تیری

پیروی کریں گے سب سے(ص آ،۸۲۔۸۵)چنانچہ ابلیس اور اس کے پیروکار ضرب الشیطان مسلمانوں کے دشمن اور درپئے آزار ہیں ہر آن مسلمانوں کے خلاف ایذارسانی کی تدبیریں کرتے جھوٹے بہتان اور من گھڑت الزام لگائے اور دروغ بے فروغ بیان جاری کرتے کتابچے طبع کراتے اور پوسٹر لگاتے جن میں کذب وافتراء سے بھرپور مضامین مشتہر کراتے بھولے بھالے مسلمانوں کو فریب دیتے اور سیدھے سادھے مسلمانوں سے دغابازی کرتے حال ہی میں ایک پوسٹر طبع کرایا اس میں آیات قرآنی میں خیانت کی اور اللہ عزوجل پر افتراء کیا۔پوسٹر کا عنوان یہ تھا"کیا ہمارے لئے اللہ کافی نہیں؟"اس پر نہ کوئی دلیل نہ برہان اس کے ضمن میں صریح بہتان اور پیان شیطان کو پورا کرنیکی سعی تام کی گئی اور شیطان کی غلامی کا اور اسکی وفاداری کا حق ادا کیا گیا اللہ واحد وقہار جو واجب و ازلی وقدیم ہے اُس کو حادث کو و ممکن وفانی قرار دیکر اس کو داتا گنج بخش (ابوالحسن علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) غوث اعظم قطب عالم غوث اعظم دستگیر سیدی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)مشکل کشاء (مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم) غریب نواز(خواجہ معین الدین اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہ خلق میں اسی طرح معروف و مذکور ہیں

سب کو خدا بنا دیا اور کہہ دیا کہ"سب خالق کی صفات ہیں"(معاذ اللہ)۔ مسلمانان عالم خوب جانتے ہیں کہ داتا گنج بخش اور غوث اعظم دستگیر اور مشکل کشاء و غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنھم اللہ کے محبوب بندے اور اولیائے کاملین ہیں۔ یہ مفتری اللہ کے محبوب بندوں کو خالق کہہ رہا ہے معلوم ہوا کہ فرقۂ غیر مقلدین کے دین جدید میں مخلوق و مملوک کو خالق کہا جاتا ہے اور عباداللہ الصالحین جو ممکن اور حادث ہیں ان کی عبادت کیجاتی ہے گویا اللہ خالق و مالک کی طرح ہی غوث اعظم داتا گنج، مشکل کشاء دستگیر اور غریب نواز کو سمجھتے ہیں کہ یہ محبوبان رب العالمین اولیائے کاملین عباداللہ الصالحین جن کو مسلمانان عالم داتا گنج، غوث اعظم، مشکل کشاء، دستگیر اور غریب نواز کہتے ہیں وہ سارے فرقۂ اہلحدیث میں خدا کی طرح ازلی و قدیم اور واجب الوجود وحی قیوم ہیں ہر مسلمان کے نزدیک ان صفات جلیلہ سے اللہ عزوجل کے سوا کسی کیلئے جو شخص بھی یہ ثابت کرے یا ان صفات میں کسی صفت کا بھی اقرار کرے وہ پکا مشرک اور سخت کافر ہے۔
علاوہ ازیں یہی غیر مقلد(اہلحدیث)اسی پوسٹر میں رقمطراز ہیں"کہ اسباب کے بغیر داتا، مشکل کشاء، دستگیر، غریب نواز گنج بخش اور غوث اعظم صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے"اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو

امور اسباب کے ضمن میں لاحق ہوں اس کا فاعل بندہ ہے معبود نہیں اور جو امر بغیر اسباب کے کیا جائے قصی اللہ ہے حاصل کلام یہ ہے کہ جو کام جیسے مشکل کشائی، دستگیری، غریب نوازی، اور گنج بخش وغیرہ اسباب کے بغیر کرے وہی خدا ہے اور زیر اسباب مشکل کشائی، دستگیری، گنج بخشی کرے وہ خدا نہیں ہے مخلوق ہے مملوک ہے اور حادث ہے اس کو خدا جاننا یا معبود سمجھنا صریح شرک ہے۔

غیر مقلدین (اہلحدیث) کے خدا:

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلینا چاہئے کہ غیر مقلدین کے دین میں بغیر اسباب کے جو بھی مشکل کشائی کرے یا کسی کی مصیبت دفع کرے یا کسی کے کام آئے وہی ان کا خدا ہے وہی لائق عبادت اور واجب و قدیم ہے اور جو کسی کو ذریعہ بنائے ہر گز خدا نہیں بندہ اور مخلوق اور ممکن و حادث ہے اب قرآن کریم کی تلاوت فرمائیں۔

آیت نمبر ۱ء

واوحینا الیٰ موسیٰ اذ استقه قومه ان اضرب بعصاک الحجر فانبجست منه اثنتا عشرة عینا ط(الاعراف،۱۶۰/۴،پ۹)

"یعنی اور ہم نے وحی بھیجی موسیٰ کو جب اس سے اس کی قوم نے پانی مانگا

کہ اس پتھر پر اپنا عصا مارو تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے"

غور طلب امر یہ ہے کہ تیہ کے میدان میں جہاں سبزہ تھا نہ سایہ اور نہ پانی تھا شدت پیاس سے پریشان حال اور سخت مشکل میں گرفتار موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیاس کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی فرمائی کہ اس پتھر پر اپنا عصا مارو تو اس پتھر سے بارہ چشمے جاری ہوگئے۔

تعزیر

وہابی مقلد جیسے دیوبندی اور غیر مقلد جیسے اہلحدیث وغیرہ کے دینیں اللہ تعالیٰ کے سواء کسی غیر سے مدد مانگنا شرک ہے اور شرک سے مسلمان مرتد ہو جاتا ہے اور مرتد کی سزا قتل ہے (کما قال تعالیٰ)"واذ قال موسیٰ لقومه یقوم انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل فتوبوا الی بارئکم فاقتلوا انفسکم"(البقرہ ۵۴)"اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم نے بچھڑا بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع لاؤ تو آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو" چنانچہ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہیں کی انہوں نے پرستش کرنے والوں کو قتل کیا۔ بنی اسرائیل نے پیاس کی شدت اور

اپنی مصیبت کے وقت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فریاد کی اگر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے سے مدد لینا اور فریاد کرنا شرک تھا تو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان بنی اسرائیل کے قتل کا حکم جاری فرماتے نہ کہ پانی عطا کرتے اس سے معلوم ہوا دین وہابیہ میں اگرچہ مقلد جیسے دیوبندی وغیرہ ہوں یا اہلحدیث وغیرہ سب باطل پر ہیں۔

اسباب کے بغیر جو مشکل کشائی یا فریادرسی کرے وھی معبود ہے جو اسباب کو ذریعہ بنائے وہ ہرگز خدا نہیں یہاں اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سبب بنی اسرائیل کی فریادرسی فرمائی اور مشکل کشائی فرمائی چنانچہ اہلحدیث کے دین میں (معاذ اللہ) یہ اللہ کا کام نہیں بندوں کا ہے مخلوق کا ہے خالق کا نہیں۔

استدراک

ملاحظہ فرمائیے کہ پیاس کی شدت میں سب سے بڑا خزانہ (گنج) پانی ہے نہ کہ مال و سونا دیکھو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مشکل کشائی اور فریادرسی فرمائی۔ چنانچہ :

نمبر۱ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام غوث اعظم بڑے فریادرس۔

نمبر۲ مشکل کشاء یعنی مشکل حل فرمانے والے۔

نمبر۳ داتا، یعنی عطا فرمانے والے

نمبر۴ گنج بخش، خزانہ عطا کرنے والا پیاسے کیلئے سب سے بڑا خزانہ پانی اور عطا فرمانے والے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تو داتا گنج بخش ہوئے۔

نمبر۵ غریب نواز غریبوں کو نوازنے والا، غور کیجئے اس سے زیادہ غریب کون ہوگا جو پانی کو ترستا ہو معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام غریب نواز ہی نہیں بلکہ بندہ نواز بھی ہیں۔

نمبر۶ دستگیر مصیبت میں کام آنے والا ملاحظہ کیجئے بنی اسرائیل کیسی مصیبت میں گرفتار ہوئے تھے کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی دستگیری فرمائی۔

حاصل کلام:

یہ ہے کہ وہابیہ کے دین باطل میں بربنائے اسباب اللہ عزوجل کا انکار اور اسکی قدرت سے فرار اور اسکے مستعان حقیقی کا (معاذ اللہ) ابطال ہے۔ نیز موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بغیر کسی سبب کے یعنی نہ تو کنواں کھودا نہ نہر نکالی اور عصا مار کر پانی جاری فرمایا تو دین وہابیہ میں معبود اور الٰہ ثابت

ہوئے۔

آیت نمبر۲

فقلنا اضرب بعصاک الحجر ط فانفجرت منه اثنتا عشرة عینا(البقرہ ۶۰)"اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کیلئے پانی مانگا تو ہم نے فرمایااس پتھر پر اپنا عصا مارو فورا اسمیں سے بارہ چشمے نکلے"۔ پہلی آیت میں یہ فرمایا گیا کہ قوم(بنی اسرائیل) نے موسی علیہ السلام سے پانی مانگااور یہاں یہ فرمایا جارہا ہے کہ موسی علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگادونوں آیات کریمہ کا حاصل ہے کہ قوم بنی اسرائیل نے اپنے رب عزوجل سے دعا نہ کی اور نہ پانی مانگا جب پیاس کی شدت نے ستایا تو موسی علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دریوزہ گری کی اور پانی مانگا اللہ عزوجل نے موسی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ اس پتھر پر اپنا عصاء مارو چناچہ جب موسی علیہ السلام نے اپنا عصاء پتھر پر مارا تو بارہ چشمے جاری ہوگئے۔ غور فرمایئے پانی جیسی نعمت جس کے بارے میں اللہ عزوجل فرماتا ہے "افرئیتم الماء الذی تشربون ہ ء انتم انزلتموہ من المزن ام نحن المنزلون ہ"(الواقعہ ۶۸۔۶۹)

"تو بھلا بتاؤ وہ پانی جو تم پیتے ہو کیا تم نے اسے بادل سے اتارا یا ہم اتارنے

والے ہیں" ملاحظہ فرمایئے ایسی نعمت عظمیٰ شدت پیاس میں ایک پیاس پانی کی جو قدرو منزلت ہے تو گنج یعنی خزانہ اس نعمت کے مقابلے میں کیا حیثیت رکھتا ہے مثال۔ اگر کوئی سلطان زمان یا وزیر اعظم کسی صحرا میں پھنس جائے اور شدت پیاس میں پانی نہ پائے اور جان لبوں پر آئے اس وقت وہ ایک پیاس پانی کی طلب میں ساری حکومت قربان کرکے ایک پیاس پانی کو حاصل کریگااور اپنی جان بچائے گا تو خزانہ (گنج بے بہا) اس کے حضور کیا قیمت رکھتا ہے۔ ان آیات کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل نے موسی علیہ السلام کے حضور فریاد کی اور پانی کی درخواست کی موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کی دستگیری اور مشکل کشائی فرمائی مشکل کشائی اور غربانوازی ہی نہیں بلکہ بندہ نوازی فرماتے ہوئے ان کو گنج بے بہا یعنی پانی عطا فرمادیا گویا داتا گنج بخش وغیرہ تمام صفات مذکورہ کو ظاہر فرمادیا۔ اہلحدیث کے دین کی بنیاد یہ ہے کہ "اسباب کے بغیر داتا، مشکل کشاء، دستگیر، غریب نواز، گنج بخش اور غوث اعظم صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے" گویا ان صفات مذکورہ سے ایک صفت بھی کسی کے لئے ثابت ہو وہ صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے اور موسی علیہ السلام نے تمام صفات مذکورہ کو ظاہر فرمادیا تو اہلحدیث کے دین میں موسی علیہ السلام کی

(معاذاللہ ہزار بار معاذاللہ) ذات ہی اللہ کی ذات ہے۔ اور اللہ عزوجل جو معطی حقیقی ہے اس نے موسیٰ علیہ السلام کو سبب بنایا اور پتھر و عصاء وغیرہ کو اسباب ٹھہرایا اور اسباب مذکورہ کے ذریعہ بنی اسرائیل کو پانی عطا فرمایا جو اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ وہ (اہلحدیث) کے دین میں (معاذاللہ) اللہ کی ذات نہیں بلکہ مملوک و مخلوق اور حادث ہے مگر موسیٰ علیہ السلام نے حصول آب کے جو ذرائع ہیں مثلاً کنواں کھودنا یا نہر نکلوانا وغیرہ کسی کو اختیار نہ کیا اور بغیر اسباب کے عصاء مار کر پانی عطا فرمادیا چنانچہ اہلحدیث کے دین میں بغیر اسباب کے فریادرسی کرنا یا مشکل کشائی کرنا یا داتا گنج بخشی یا دستگیری یا غرباء نوازی کرنا صرف اور صرف خدا کی ذات ہے چنانچہ موسیٰ علیہ السلام اہلحدیث کے نزدیک خدا ہیں اور معبود (معاذاللہ) ازلی و قدیم ہیں اور واجب ہیں (معاذاللہ)

آیت نمبر۳

ولما وقع علیھم الرجز قالوا یموسیٰ ادع لنا ربک بما عھد عندک ج لئن کشفت عناالرجز لنؤمنن لک ولنرسلن معک بنی اسرائیل O (الاعراف، ۱۳۴) "اور جب ان فرعونیوں پر عذاب پڑتا کہتے اے موسیٰ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کرو

اس عہد کے سبب جو اس کا تمہارے پاس ہے بیشک اگر تم ہم پر سے عذاب اٹھا دوگے تو ہم ضرور تم پر ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ کردیں گے" غور طلب یہ کلمات ہیں کہ فرعونی جب عذاب الٰہی میں گرفتار ہوتے تو موسیٰ علیہ السلام سے مدد طلب کرتے اور عرض کرتے لئن كشفت عناالرجزلنؤمنن لك ولنرسلن معك بني اسرائيل، یعنی تم اگر ہم پر سے عذاب اٹھادو گے تو ضرور ہم تم پر ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ کردیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا عذاب آتا تو موسیٰ علیہ السلام سے کہتے کہ تم ہم پر سے یہ عذاب اللہ کا اٹھادو گے۔ ملاحظہ فرمائیے اللہ واحد و قہار کا عذاب الحفیظ والامان اور موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کہ تم اللہ واحد و قہار کے اس عذاب سے نجات دو اور ہمیں اس سے بچالو۔ ہم سارے نجدی، وہابی غیر مقلد کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اللہ واحد و قہار کے کسی عذاب کو اٹھا کر دکھائیں۔ اور تمام اسباب وذرائع بروئے کار لائیں یا اپنے اس خدا کو جس کے امکان کذب کے گن گاتے ہیں اپنی مدد کے لئے بلائیں اور کوئی عذاب اٹھا کر دکھائیں اور کسی قوم کو اس عذاب سے نجات دلائیں یا ماضی میں تم نے کوئی اللہ کا عذاب اٹھایا ہو تو اس کو ثبوت سے پیش فرمائیں ھاتو برھانکم ان کنتم

صدقین ملاحظہ ہو فرعونی (قبطی) فریادی اور موسیٰ علیہ السلام فریادرس ۔دستگیری فرمانے والے مشکل کشاء بندہ نوازی وغیرہ اوصاف کا مظاہرہ فرماتے ہیں (کما قال تعالی) "فلما کشفنا عنهم الرجز الی اجل هم بلغوه اذاهم ینکثون" (الاعراف ۱۳۵) "پھر جب ہم ان سے عذاب اٹھالیتے ایک مدت کے لئے جس تک انھیں پہنچنا ہے جب ہی وہ پھر جاتے" موسیٰ علیہ السلام ان کے لئے دعا فرماتے تو اللہ جل مجدہ ان سے عذاب کو اٹھالیتا اور فرعونیوں کو عذاب سے نجات مل جاتی گویا موسیٰ علیہ السلام کی دعا عذاب سے نجات کا سبب ہے اگر موسیٰ علیہ السلام ان کے لئے دعا نہ کرتے عذاب نہ اٹھتا۔

انتباہ! ایمان کی اساس (بنیاد) توحید ورسالت پر ہے مگر دین جدید اہلحدیث میں اسباب کے بغیر فریاد رسی اور مشکل کشائی اور دستگیری وغیرہم کرنے والی اللہ کی ذات ہے اور آیت کریمہ فرما رہی ہے کہ اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام کو سبب ٹھہرایا پھر فرعونیوں سے عذاب اٹھایا معلوم ہوا کہ اہلحدیث دھرم میں موسیٰ علیہ السلام جنہوں نے بغیر کسی سبب کے یعنی نہ تو سزا دی نہ جرمانہ کیا محض دعا فرمائی اور عذاب اٹھالیا گیا تو اہلحدیث موسیٰ علیہ السلام کی ذات کو خدا مانتے ہیں اور اللہ عزوجل جو

مستعین حقیقی ہے اس نے موسیٰ علیہ السلام کے سبب عذاب کو اٹھالیا تو اللہ عزوجل کے واجب ازلی قدیم و قادر ہونیکا انکار اور مخلوق و مملوک پر دال ہے (معاذاللہ)

آیت نمبر ٤

ولقد اوحینا الیٰ موسیٰ ان اسر یعبادی فاضرب لهم طریقا فی البحر یبسا (طٰہٰ ۷۷) "اور بیشک ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے چل اور انکے لئے دریا میں سوکھا راستہ نکال دے" جب موسیٰ علیہ السلام حکم الٰہی پاکر شب کے اول وقت ستر ہزار بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے روانہ ہوگئے تو فرعون اپنا لشکر لیکر جنمیں چھ لاکھ (قبطی) فرعونی تھے (کما قال تعالیٰ) فاتبعوهم مشرقین فلماترآء الجمعٰن قال اصحب موسیٰ انا لمدرکون (الشعراء ۶۰/۶۱) تو فرعونیوں نے ان کا تعاقب کیا دن نکلا پھر جب آمنا سامنا ہوا دونوں گروھوں کا موسیٰ والوں نے کہا ہم کو انہوں نے آلیا"۔ یعنی اب وہ فرعونی ہم پر قابو پالیں گے نہ ہم انکے مقابلے کی طاقت رکھتے ہیں نہ بھاگنے کی جگہ ہے کیونکہ آگے دریا ہے۔

غور کیجئے وہ کیسی مصیبت کا وقت تھا کہ فرعونی لشکر پیچھے انکے سروں پر اور

آگے دریا اگر ٹھہرتے ہیں تو فرعون والے قتل کر دیں گے آگے جاتے
ہیں تو دریا میں غرق ہوتے ہیں کیسی بیکسی کا عالم تھا تو بنی اسرائیل نے
موسی علیہ السلام سے فریاد کی اور مشکل کشائی اور دستگیری چاہی اللہ
عزوجل نے موسی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا (کما قال تعالیٰ "فاوحینا
الی موسیٰ ان اضرب بعصاك البحر فانفلق فكان كل فرق
كالطود العظيم " (الشعراء ٦٣) "تو ہم نے موسی کو وحی فرمائی کہ دریا
پر اپنا عصاء مارو (جب موسی علیہ السلام نے عصاء مارا) تو جبھی دریا پھٹگیا تو
ہر حصہ ہو گیا جیسے بڑا پہاڑ" اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے سبب بنی
اسرائیل کو ایسی سخت مصیبت سے بچایا اور موسی علیہ السلام کو فریاد رس
، مشکل کشا، دستگیر جان بخش بندہ نواز بنایا اگر اللہ جل مجدہ چاہتا بغیر اسباب
کے ہی بن اسرائیل کو محفوظ اور مامون رکھتا (کما قال تعالی) "اذا اراد شيا
ان يقول له كن فيكون" (یسین ۸۲) "کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اس
سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے" اگر اللہ واحد وقہار چاہتا تو فرعونیوں کو
ان کے گھروں ہی میں ہلاک کر دیتا زمین میں دھنسا دیتا یا گھروں کو آگ
بنا کر ان کو جلا دیتا وغیرہ وغیرہ مگر یہ کیسے واضح ہوتا کہ اللہ کے محبوب
بندے فریاد رس، دستگیر، مشکل کشا، جانبخشی، بندہ نواز وغیرہ بھی ہوتے

ہیں چنانچہ اہلحدیث کے دین میں موسی علیہ السلام (جو ان تمام صفات
وکمال کے جامع ہیں) اہلحدیث کے خدا اور معبود ٹھہرے اور اللہ عزوجل
جس نے موسی علیہ السلام کو یہ صفات اور کمال عطا فرمائے
جو ظہور میں آئے اسکو (معاذ اللہ) مخلوق، مملوک ٹھہرایا۔

آیت نمبر ٥

اذهبوابقميصى هذا فالقوه علىٰ وجه ابى يات بصيرا
"میرا یہ کرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی آنکھیں روشن
ہو جائیگی" (سورۂ یوسف ۹۳) یعنی یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں
سے فرمایا کہ میرا یہ کرتا لے جاؤ اور اس کو میرے باپ یعقوب علیہ السلام
کے منہ پر ڈالو تو ان کی آنکھیں روشن ہو جائیگی چنانچہ جب وہ کرتا لے جا کر
یعقوب علیہ السلام کے منہ پر ڈالا تو اسی وقت ان کی آنکھیں روشن ہو گئیں
(کما قال تعالی) فلما ان جاء البشير القه على وجهه فارتد
بصيرا۔ (یوسف ۹٦) ملاحظہ کیجئے یوسف علیہ السلام نے کیسی دستگیری
اور مشکل کشائی فرمائی بغیر اسباب یعنی کسی دوا یا آپریشن کے بغیر یعقوب
علیہ السلام کی آنکھیں روشن کر دیں اہلحدیث کے دین میں یوسف علیہ
السلام بھی خدا ٹھہرے اور ان کے معبود ہوئے۔

آیت نمبر٦

قال یایھا الملؤا ایکم یاتینی بعرشھاقبل ان یاتونی مسلمین(النمل ۳۸)"سلیمان نے فرمایااے درباریو تم میں کون ہے کہ وہ اس (بلقیس) کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہو" ملکہ بلقیس نے اپنا تخت سات محلوں میں سب سے پچھلے محل میں محفوظ کر کے تمام دروازے مقفل کر دیئے اور ان پر پہرہ دار مقرر کر دیئے اور ملک سبا سے حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضری کیلئے روانہ ہوئی جب صرف ایک فرسنگ کا فاصلہ رہ گیا تو سلیمان علیہ السلام نے اپنے درباریوں سے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ہے کہ وہ اس کا تخت اسکے حاضر ہونے سے پہلے میرے پاس لے آئے آپ کے وزیر آصف بن برخیا نے عرض کیا (کما قال تعالیٰ) قال الذی عندہ علم من الکتاب انا اٰتیك به قبل ان یرتد الیك طرفك(النمل ۴۰) یعنی "اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اس (تخت) کو حضور میں حاضر کردوں گا ایک پل مارنے سے پہلے" حالانکہ ملک سبا دور دراز فاصلے پر تھا اور آصف بن برخیا کبھی ملک سبا تشریف نہ لے گئے تھے۔ انہوں نے ایک پل مارنے سے پہلے بلقیس کا تخت

سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر کردیا (کما قال تعالیٰ) فلما راہ مستقرا عندہ قال ھذا من فضل ربی(النمل ۴۰) "پھر جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے" ملاحظہ فرمایئے آصف بن برخیا جو اولیائے بنی اسرائیل سے ہیں انہوں نے درباریوں سے کیسی مصیبت ٹال دی اور مشکل آسان کردی اور بغیر کسی اسباب کے نہ تو کوئی ہوائی جہاز بھیجا اور نہ کوئی لشکر روانہ کیا اور پل مارنے سے پہلے ایسا محفوظ اور وزنی تخت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر کردیا اہلحدیث کہتے ہیں کہ "اسباب کے بغیر مشکل کشائی یا دستگیری کرنے والی صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے" اور آصف بن برخیا سے یہ صفت مشکل کشائی اور دستگیری ظاہر جس پر قرآن کریم شاھد پس اہلحدیث کے دین میں آصف بن برخیا اہلحدیث کے خدا اور معبود ہوئے (معاذ اللہ) کہ معبود صرف اور صرف اللہ عزوجل کی ذات ہے۔

آیت نمبر ۷

عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ورسولا الی بنی اسرائیل انی قد جئتکم بایۃ من ربکم انی اخلق لکم من

الطین کھیئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیرا باذن اللہ وابری الاکمه
والابرص واحی الموتیٰ باذن اللہ و انبیکم بما تاکلون وما
تدخرون فی بیوتکم ط ان فی ذٰلک لایة لکم ان کنتم
مؤمنین0(آل عمران ۴۹)

اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف یہ فرماتا ہوا کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اسمیں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفاء دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو تم اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو"

غور فرمایئے کہ ایمان والوں کیلئے اللہ عزوجل گواہی دے رہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی طرف رسول بناکر بھیجا وہ فرماتے ہیں کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے اپنے رسول ہونے کی کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے یعنی بے جان

مٹی کی مورت کو زندہ کر کے اڑا دیتا ہوں اللہ کے حکم سے تاکہ جو میری خدائی کے قائل ہیں وہ جان لیں کہ میں جو بھی کرتا ہوں وہ اللہ کے حکم سے کرتا ہوں میں خدا نہیں بلحہ خدا کا رسول ہوں اور میں شفاء دیتا ہوں مادرزاد اندھے کو اور سفید داغ والے کو اور میں مردے کو زندہ کرتا ہوں تم یہ نہ سمجھنا میں خدا ہوں میں تو خدا کا رسول ہوں اور اسکے ہی حکم سے مردوں کو زندہ کر دیتا ہوں اور تمہیں خبر دیتا ہوں اسکی جو تم کھاتے اور اپنے گھروں میں جمع کر کے رکھتے ہو گویا پوشیدہ اور چھپی ہوئی چیزوں کو بتاتا ہوں بے شک ان باتوں میں بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو تو ان باتوں کو حق جانو گے اور جن کو ایمان نہیں اور جو منکر ہیں وہ کافر ہیں گویا یہ ایک امتیازی نشان ہے تمہارے ایمان اور کفر کا۔

عیسیٰ علیہ السلام کے اوصاف و کمال

ملاحظہ فرمایئے اس ایک آیۂ کریمہ میں ایمان و کفر کے کتنے امتیازی نشان موجود ہیں گویا آیت کریمہ سے عیسیٰ علیہ السلام کا غوث اعظم، داتا گنج بخش، دستگیر، غریب نواز اور مشکل کشاء ہونا ثابت اور واضح ہے مزید برآں پوشیدہ اور چھپی چیزوں کی خبر دینا جس کو وہابیہ نجدیہ علم غیب کہتے ہیں کا ثبوت موجود ہے مگر کس کے لئے جس کو اللہ عزوجل نے ان کنتم

مؤمنین سے خاص فرمایا:

نمبرا غوث اعظم

غور کیجئے کہ مادر زاد اندھے اور برص والے عیسی علیہ السلام کے پاس فریاد لاتے اس مصیبت میں عیسی علیہ السلام ان کی فریاد رسی فرماتے مصیبت بھی کیسی مادر زاد اندھے اور برص والے جن کا علاج اگر محال نہیں تو دشوار ضرور ہے تو یہ غوث اعظم ہوئے۔

نمبر۲ دستگیر

عیسی علیہ السلام ان مصیبت زدوں سے اعراض نہیں فرماتے اور نہ ناگواری کا اظہار کرتے بلکہ ان کی دستگیری فرماتے چنانچہ دستگیر ہوئے۔

نمبر۳ غریب نواز

عیسی علیہ السلام ان مصیبت کے ماروں اور دکھیاروں کو امراء اور روسا سمجھ کر نہیں نوازتے بلکہ غریب و بیکس اگرچہ ان میں امراء بھی شامل ہوں ان سب کو اپنے لطف و کمال سے نوازتے تو غریب نواز بلکہ بندہ نواز ہوئے۔

نمبر۴ مشکل کشاء

عیسی علیہ السلام ان مصیبت زدہ مادر زاد اندھوں اور برص کے بیماروں کو

شفاء عطا فرما کر ان کی مشکل کشائی فرماتے چنانچہ مشکل کشاء ہوئے۔

نمبر۵۔۶ داتا۔ گنج بخش

عیسی علیہ السلام ان بیماروں اور مصیبت کے ماروں کو شفاء عطا فرماتے اور مردوں کو زندہ فرماتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ داتا گنج بخش ہی نہیں بلکہ داتا گنج بخش اور داتا جان بخش ہیں کہ مردوں کو جو زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے ان کو نئی زندگی عطا فرماتے ہیں تو داتا گنج بخش بلکہ داتا جان بخش ہوئے۔

نمبر۷ علم غیب

وہابیہ، نجدیہ سارے علم غیب کی تعریف "ماغاب عنک" کرتے ہیں یعنی جو شئے تم سے پوشیدہ ہو اور اسکو جاننا اور معلوم کرنا علم غیب ہے چنانچہ عیسی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں تمہیں خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو تم اپنے گھروں میں جمع کر کے رکھتے ہو معلوم ہوا کہ عیسی علیہ السلام کو علم غیب بھی حاصل ہے۔

نمبر۸ علامت کفر و ایمان

اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ "ان فی ذالک لایۃ لکم ان کنتم مؤمنین"، یعنی "بیشک ان باتوں میں بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے

ہو" گویا جو ان صفات و کمال کو اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کیلئے مانتا اور یقین کرتا ہے وہ مؤمن ہے اور جو ان صفات و کمال کو محبوبان رب اللعالمین کے لئے نہیں مانتا وہ کافر اور منکر۔

بشارت

اے ایمان والو! اہل سنت بریلوی کہلانے والوں اللہ سبحنہ تعالیٰ نے تمہارے ایمان و ایقان کی کیسی شان سے تصدیق فرمائی اور غوث اعظم، مشکل کشاء، دستگیر، بندہ نواز، داتا گنج بخش، اور مزید علم غیب کے عقیدے کی تصویب فرمادی اس قبیل کی متعدد آیات کریمہ پیش کیجاسکتی ہیں لیکن فقیر نے صرف سات آیات پر ہی اکتفا کیا کہ مسلمان صاحب ایمان کیلئے تو ایک آیت ہی بس ہے اور منکر صدی ہٹ دھرم کیلئے سو (۱۰۰) آیتیں بھی بےسود ہیں کیونکہ ان ہی کیلئے فرمایا "صم" بکم" عمی" " وہ ماننے والے نہیں۔

بت اور بت پرستوں کی حمایت کرنا۔

غیر مقلدین (اہل حدیث) نے وہ آیات کریمہ جن میں اللہ جل مجدہ نے بت اور بت پرست (مشرکوں) کی مذمت فرمائی پر غیر مقلد

(اہلحدیث) نے ان کی جانب سے مسلمانوں کی توجہ ہٹانے کیلئے اللہ کے چنے ہوئے بندے جن کو "عبادہ الذین اصطفیٰ" فرمایا بتوں کی جگہ اللہ کے محبوب بندے عبادہ الذین اصطفیٰ کی جانب منسوب کردیا جیسا کہ پوسٹر اہلحدیث میں ہے۔

غوث اعظم <u>سب سے بڑا فریاد سننے والا کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جبکہ وہ اسے پکارے اور کون اسکی تکلیف کو رفع کرتا ہے اور کون ہے جو تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی الہ بھی ہے</u>

تنقیح دراصل یہ مضمون صفات کمال اللہ تعالیٰ عزوجل اسی سورہ النمل کی آیت نمبر ۵۹ سے آیت نمبر ۶۴ میں فرمایا گیا مفتری کیاد (مکار) نے اول و آخر کے تمام اوصاف کو نظر انداز کر کے ایک آیت سورہ النمل نمبر ۶۲ کو نقل کیا اور پورا ارشاد رب العلمین ترک کردیا۔ ملاحظہ ہو اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے "قل الحمد لله وسلم علیٰ عباده الذین ا صطفیٰ ط ء الله خیر اما یشرکون (النمل ۵۹) "تم فرماؤ سب خوبیاں اللہ کو اور سلام اسکے چنے ہوئے بندے پر کیا اللہ بہتر یا انکے ساختہ شریک" یعنی وہ بت جن کی مشرکین پوجا کرتے ہیں۔ غیر مقلدین (اہلحدیث) کے مسلم پیشواؤں اور معتمد مفسر حافظ عماد الدین

ابو الغدا ابن کثیر جو وہابیہ کے مقتدا اور مجدیوں کے پیشوا معروف ہیں ان کا سوانح نگار لکھتا ہے "حیات امام حافظ عماد الدین ابن کثیر نام و نسب۔ اسمٰعیل نام ابو الغدا کنیت عماد الدین لقب اور ابن کثیر عرف ہے" (تفسیر ابن کثیر جلد اول، ص ۵، سطر اول۔ دوم) اور اساتذہ میں لکھتے ہیں "شیخ الاسلام ابن تیمیہ" پھر لکھتا ہے اسی طرح شیخ اسلام ابن تیمیہ المتوفی ۷۲۸ھ سے بھی آپ (ابن کثیر) نے بہت کچھ علم حاصل کیا تھا اور عرصہ تک ان کی صحبت میں رہے تھے (تفسیر ابن کثیر جلد اول، ص ۵) پھر لکھتا ہے "شیخ الاسلام ابن تیمیہ سے خصوصی تعلق" آخر میں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ حافظ ابن کثیر کو اپنے استاذ علامہ ابن تیمیہ سے خصوصی تعلق تھا جس نے آپ کی علمی زندگی پر گہرا اثر ڈالا تھا اور اسی کا نتیجہ ہے کہ آپ بعض مسائل میں بھی امام ابن تیمیہ سے متاثر تھے جن میں وہ جمہور سلف سے منفرد (مختلف) ہیں (پھر لکھتے ہیں) ان کو ابن تیمیہ کے ساتھ خصوصی تعلق تھا اور ان کی طرف سے لڑا کرتے تھے اور بہت سی آراء میں ان کی اتباع کرتے تھے۔ چنانچہ طلاق کے مسئلہ میں بھی انہی کی آراء پر فتویٰ دیتے تھے جس کے نتیجے میں آزمائش میں پڑے اور ستائے گئے۔ ایک وقت میں تین طلاقیں دیں ایک بارے میں شیخ الاسلام کا مسلک یہ تھا کہ وہ ان تینوں طلاقوں کو ایک طلاق

ہی شمار کرتے تھے (تفسیر ابن کثیر جلد اول، ص ۷) کیا حافظ ابن کثیر کے غیر مقلد ہونے میں اب بھی کوئی شک باقی رہتا ہے؟ پس خوب واضح ہو گیا کہ ابن کثیر غیر مقلد اہلحدیث تھے۔ مسلک اہلحدیث کے مشہور امام مولوی وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں "وحکی عن ابن تیمیه انه ینزل کما انا انزل من اممبر (هدیة المهدی، ص ۱۱) ابن تیمیہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ اترتا ہے جیسے میں اترتا ہوں منبر سے" اس کا عقیدہ اللہ تعالیٰ کی تجسیم تھا۔

تفسیر ابن کثیر کا مترجم مولوی محمد جوناگڑھی غیر مقلد

کا سوانح نگار لکھتا ہے "دھلی میں تشریف آوری۔ چنانچہ آپ نے ۱۹۱۲ء میں دھلی کا رخ کیا مدرسہ امینیہ دھلی میں مشہور اور مرکزی حیثیت رکھتا تھا آپ نے اپنا علمی سامان سفر سب سے پہلے یہیں کھولا۔ مدرسہ امینیہ کے ارباب حل و عقد چونکہ تقلیدی قیود و حدود میں گھرے ہوئے تھے اور ادھر عمل بالحدیث کا جذبہ رگ و پے سمایا ہوا تھا" (تفسیر ابن کثیر جلد اول ص ۱۱) معلوم ہوا کہ مولوی جوناگڑھی پکا غیر مقلد تھا جس نے تفسیر ابن کثیر کا ترجمہ کیا۔ پھر لکھتا ہے "آپ کے مواعظ اور توحیدی خطاب نے تقلید جامد اور بدعات و شرک کی بساط الٹ ڈالی اور بلا مبالغہ لاکھوں آدمی

شرک وبدعات سے تائب ہو کر سچے موحد اور متبع سنت بن گئے (تفسیر ابن کثیر جلد اول ص ۱۱) پس روز روشن کی طرح یہ بات ثابت اور واضح ہو جاتی ہے کہ حافظ عماد الدین ابن کثیر اور انکی تفسیر ابن کثیر کے مترجم مولوی محمد جونا گڑھی دونوں پکے اہلحدیث (غیر مقلد) تھے چنانچہ ہم اہلحدیث کے مسلم امام ابن کثیر کے کلام سے ہی ان کے نظام دین کو باطل ثابت کرتے ہیں۔

حوالہ تفسیر ابن کثیر:

پیش کردہ آیت کریمہ "قل الحمدلله وسلم وعلیٰ عبادہ الذین الصطفیٰ ط الله خیر اما یشرکونo" تو کہہ دے تمام تعریف اللہ ہی کیلئے ہے اور اسکے برگزیدہ بندوں پر سلام ہے کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جنہیں یہ لوگ شریک ٹھہرا رہے ہیں" تفسیر حضور ﷺ کو حکم ہو رہا ہے کہ آپ کہیں کہ ساری تعریفوں کے لائق فقط اللہ تعالیٰ ہی ہے اسی نے اپنے بندوں کو اپنی بے شمار نعمتیں عطا فرما رکھی ہیں اسکی صفتیں عالی ہیں اسکے نام بلند اور پاک ہیں اور حکم ہوتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں پر سلام بھیجیں جیسے انبیاؤ رسول حمد وصلوۃ کے ساتھ ہی ذکر آیت سبحان ربک۔۔الخ میں بھی ہے برگزیدہ بندوں سے مراد اصحاب

رسول ہیں اور خود انبیاء علیہم السلام بطور اولیٰ اسمیں داخل ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور انکے تابعداروں کو بچا لینے اور اپنے مخالفین کے غارت کردینے کی نعمت بیان فرما کر اپنی تعریفیں کرنے اور نیک بندوں پر سلام بھیجنے کا حکم دیا۔اس کے بطور سوال کے مشرکوں کے اس فعل پر انکار کیا کہ وہ اللہ عزوجل کے ساتھ اس کی عبادت میں دوسروں کو شریک ٹھہرا رہے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ پاک اور بری ہے (تفسیر ابن کثیر جلد چہارم، ص ۸۲ مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور)

تبصرہ

اے غیر مقلدیں اہلحدیث کہلانے والو یہ تمہارے امام التفسیر ابن کثیر فرمارہے ہیں غور کیجئے کہ تمہارے امام کا کلام تمہارے دین کا بطلان کررہا ہے لکھتے ہیں:

نمبر ۱ حضور ﷺ کو حکم ہورہا ہے کہ آپ کہیں ملاحظہ ہو اللہ عزوجل خالق ومالک خود ارشاد کیوں نہیں فرماتا حضور ﷺ کو کیوں حکم دے رہا ہے اس کا صاف مطلب یہی ہے کہ حضور ﷺ کا کلام ہی اللہ عزوجل کا یہ کلام ہے۔

نمبر ۲ اور حکم دیتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ یعنی چنے ہوئے

بندوں پر سلام بھیجیں جیسے انبیاء اور رسول علیہم الصلاۃ والتسلیم

نمبر ۳ برگزیدہ بندوں سے مراد اصحاب رسول ہیں اور خود انبیاء علیہم الصلاۃ و التسلیم بطور اولی اسمیں داخل ہیں

نمبر ۴ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور ان کے تابعداروں کے بچا لینے اور مخالفین کے غارت کر دینے کی نعمت بیان فرما کر اپنی تعریفیں کرنے اور اپنے نیک بندوں پر سلام بھیجنے کا حکم دیا

چیلنج اول

سارے وہابی نجدی مقلد اور غیر مقلد جمع ہو جائیں اور سر توڑ کوشش کریں قرآن کریم سے ایک آیت بطور ثبوت لائیں کہ غوث اعظم، مشکل کشاء، داتا گنج بخش، غریب نواز، وغیرھم انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے تابعداروں اور نیک بندوں میں داخل نہیں ہیں ھاتو برھانکم ان کنتم صادقین۔

دوم

سارے وہابی نجدی مقلد اور غیر مقلد اہلحدیث ملکر یہ ثابت کریں کہ تمام دنیا کے مسلمانوں میں سے کسی ایک مسلمان نے بھی ان میں سے کسی ایک

کو بھی الہ (معبود) اور خالق کے نام سے یاد کیا ہو یا کسی کو معبود کہا ہو؟ بلکہ تمام عالم کے مسلمانوں میں سے کسی نے بھی ان محبوبان الہ کو اللہ کی عبادت میں شریک ٹھہرایا ہوا ہے کوئی مائی کا لال جو ثبوت پیش کرے۔

نمبر ۵ بطور سوال کے مشرکوں کے اس فعل پر انکار کیا کہ وہ اللہ عزوجل کے ساتھ اسکی عبادت میں دوسروں کو شریک ٹھہرا رہے ہیں

چنانچہ اب غیر مقلد بتائیں کہ کسی مسلمان نے غوث اعظم دستگیر۔ مشکل کشاء۔ داتا گنج بخش۔ غریب نواز، کو اللہ کی عبادت میں شریک ٹھہرایا ہے یا ان معظمان دین کو اللہ کی کسی صفت سے متصف کیا جیسے کہ واجب الوجود ماننا یا ازلی و قدیم جاننا حی و باقی ماننا یا معبود غیرہ سمجھنے کا ثبوت پیش کریں ھاتو برھانکم ان کنتم صادقین۔

بتوں کی حمایت اور انکی محبت

حقیقت یہ ہے کہ غیر مقلدین اہلحدیث کو بتوں اور بت پرستوں سے بے حد محبت ہے اور ان کی حمایت میں سرگرداں اور پریشان ہیں بتوں اور بت پرستوں کی مذمت میں جو آیات کریمہ اللہ عزوجل نے نازل فرمائیں تو ان اہلحدیثوں کو بہت دکھ ہوا برسوں سوچ بچار کے بعد محبت میں پاگل ہو کر ان

آیات کریمہ کو معظمان دین اور اولیائے کاملین کی جانب منسوب کرلیا کہ نادان مسلمان بتوں اور بت پرستوں کی طرف سے اپنی توجہ ہٹا کر معظمان دین اور اولیائے کاملین کو ان آیات کریمہ کا نشانہ بنائیں اللہ عزوجل اور اسکے محبوب بندوں کے دشمن بن جائیں اور بتوں اور بت پرستوں کو برا نہ سمجھیں۔

نشان عظمت

علامہ ابن کثیر جو اہلحدیثوں کے مسلم امام ہیں آیت کریمہ قل الحمدللہ وسلم علی عبادہ الذین اصطفی۔ یعنی تو کہہ دے کہ تمام تعریف اللہ ہی کیلئے ہے اور اسکے برگزیدہ بندوں پر سلام ہے۔ اسمیں وسلم علیٰ عبادہ الذین اصطفی کی تفسیر میں رقمطراز ہیں "اور حکم ہوتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں پر سلام بھیجیں" اقول اللہ کے چنے ہوئے برگزیدہ بندے کون ہیں ؟ اللہ عزوجل فرماتا ہے ومن یطیع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبین والصدیقین والشہدآء والصالحین (النساء ۶۹) اور جو اللہ اور اسکے رسول کا حکم مانے تو ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک مسلمان" معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ انبیاء و

مرسلین اور صدیقین اور شہداء اور صالحین یعنی مؤمنین صالحین ہیں۔ غور کیجئے جب انعام یافتہ حضرات میں مؤمنین صالحین بھی داخل ہیں تو معظمان دین بدرجۂ اولیٰ داخل ہیں اور اللہ جلیل و منان کا انعام حسب مراتب اور استعداد ہے تو کسی کو مشکل کشاء۔ غوث اعظم دستگیر داتا گنج بخش اور غریب نواز وغیرہم بنادیا یہ اللہ تعالیٰ کے انعام کا عظیم نشان ہے کہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہا چن لیا برگزیدہ بنادیا۔

اہلحدیث کہتا ہے "غوث اعظم سب سے بڑا فریاد سننے والا" اور دلیل میں لکھتا ہے "کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جبکہ وہ اسے پکارے اور کون اسکی تکلیف کو رفع کرتا ہے۔" الخ اس عبارت میں کون سا جملہ ہے کہ سب سے بڑا فریاد سننے والا یہاں تو یہ کہا جارہا ہے کہ "کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جس سے مراد فریاد سننے والا ہر غوث ہے اور کسی غوث سے کوئی مؤمن مسلمان دعا نہیں کرتا بلکہ مدد چاہتا ہے اور مدد طلب کرتا ہے اہلحدیث کی عبارت شاہد جلی ہے کہ ہر غوث اہلحدیث کا خدا اور معبود ہے اور جو غوث اعظم وہ اہلحدیث کے سب سے بڑے خدا اور معبود ہیں (معاذ اللہ) اب سارے اہلحدیث ملکر پہلے اغیاث (غوث) کی فہرست بنائیں اور شمار کرکے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے کتنے غوث پیدا فرمائے اور وہ جس قدر

بھی غوث ہیں اہلحدیث کے طور پر اہلحدیث کے خدا اور معبود ہیں اور غوث اعظم ان سب خداؤں میں سب سے بڑے اہلحدیث کے خدا اور معبود ٹھہرے اور انکے نیچے جتنے بھی غوث ہیں وہ سب اہلحدیث کے چھوٹے خدا اور معبود ہیں جن کی یہ اہلحدیث عبادت کرتے ہیں .

حمد باری تعالیٰ اس آیت کریمہ قل الحمد للہ وسلم علیٰ عبادہ الذین اصطفٰی ۔۔الخ کے بعد اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے "امن خلق السمٰوٰت والارض وانزل لکم من السماء ماء فانبتنا بہ حدائق ذات بھجۃ ماکان لکم ان تنبتوا شجرھا ط ءالہ مع اللہ ط بل ھم قوم یعدلون ۝ امن جعل الارض قرارا وجعل خللھا انھرا وجعل لھا رواسی وجعل بین البحرین حاجزا ط ءالہ مع اللہ ط بل اکثرھم لا یعلمون ۝ (النمل،۶۰۔۶۱) ترجمہ "یا وہ جس نے آسمان وزمین بنائے اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس سے باغ اگائے رونق والے تمہاری طاقت نہ تھی کہ ان کے درخت اگاتے کیا اللہ کیساتھ کوئی اور خدا (معبود) ہے بلکہ وہ لوگ راہ سے کتراتے ہیں یا وہ جس نے زمین بسنے کو بنائی اور اسکے بیچ میں نہریں نکالیں اور اسکے لئے لنگر بنائے اور دونوں سمندروں میں آڑ رکھی کیا اللہ کے ساتھ اور خدا (معبود)

ہے۔بلکہ ان میں اکثر جاہل ہیں" اللہ عزوجل نے ان آیات کریمہ میں اپنے اوصاف وکمال بیان فرمائے کوئی مسلمان ان اوصاف وکمال کو مخلوق میں سے کسی کی جانب منسوب نہیں کرتا اور غوث اعظم دستگیر مشکل کشاء داتا گنج بخش اور غریب نواز وغیرھم میں سے کسی کیلئے نہ یہ عقیدہ رکھتا ہے اور نہ ان اوصاف وکمال کا جامع مانتا ہے کوئی جھٹاوھاری وہابی نجدی مقلد اور غیر مقلد اہلحدیث مسلمانوں کی کسی کتاب سے کوئی ایسی عبارت لائے جس میں غوث اعظم دستگیر، مشکل کشاء، داتا گنج بخش، غریب نواز وغیرھم کیلئے یہ اوصاف وکمال بیان کئے گئے ہوں، ہے کوئی مائی کا لال جو میدان میں آئے اور یہ سند لائے معلوم ہوا کہ سارے نجدی وہابی مقلد اور غیر مقلد سب مسلمانوں کے دشمن دین اور اعدائے مبین ہیں ان کو بتوں اور بت پرستوں سے پیار ہے۔ بتوں اور بت پرستوں پر ان کی جان نثار ہے مسلمانوں کی توجہ بتوں اور بت پرستوں کی جانب سے مبذول کرنے کیلئے مسلمانوں کو یہ فریب دیا گیا کہ ان آیات کریمہ سے جن کو تم مشرکین یعنی بت اور بت پرستوں کے حق میں نازل شدہ سمجھتے ہو یہ بتوں اور بت پرستوں کے حق میں نازل نہ فرمائی گئیں بلکہ ان سے مراد (معاذ اللہ ۔استغفر اللہ) غوث اعظم دستگیر۔ مشکل کشاء۔ داتا گنج۔ غریب نواز۔

وغیرہم ہیں گویا اللہ کے محبوب بندوں کو جن کو اللہ عزوجل نے چن لیا اور برگزیدہ بنایا اور ان پر سلام بھیجنے کا حکم دیا تم لوگ ان سے منہ موڑو اور اللہ عزوجل کو چھوڑو بتوں اور بت پرستوں کو معظم اور مکرم جانو اور ان کی تعظیم وتکریم کرو دیکھو ہم لوگوں نے دارالعلوم دیوبند کا صد سالہ جشن منایا نہ داتا والوں کو بلایا نہ غریب نواز اور غوث اعظم۔ مشکل کشاء دستگیر وغیرہ کو معظمان دین ماننے والوں سے نہ ہاتھ ملایا نہ ان کو اپنے جشن میں شامل فرمایا دیکھو ہم نے مشرکوں کی سردار بت پرستوں کی علمبردار اندرا گاندھی کو صرف بلایا ہی نہیں بلکہ اس کو صدر مجلس بنایا اور سارے جٹھادھاری نجدی اور وہابی اس کی خدمت اور تعظیم وتکریم میں دست بستہ تیار اور نہایت کشادہ دلی اور ادب وتعظیم سے اس کے قدموں میں حاضر تھے چنانچہ تم بھی اللہ والوں کو چھوڑو اور اللہ عزوجل سے منہ موڑو یہی تم سارے جٹادھاری نجدی اور وہابی اگرچہ مقلد ہو یا غیر مقلد اہلحدیث سب کا اصول دین اور متاع متین بتوں اور بت پرستوں کی تعظیم وتکریم ہے اور اولیائے کاملین اور معظمان دین سے نفرت اور عداوت ہے یہ ہمارا پوسٹر اس عظم کا نشان ہے پچھلے اوراق میں ہم اس پوسٹر پر سیر بحث تبصرہ کر چکے ہیں اور اب چلتے ہوئے ایک ضرب کاری اور سہی دیکھو اہلحدیث پوسٹر کہتا ہے "گنج بخش

خزانے بخشنے والا" اور آسمان اور زمین کے خزانے اللہ ھی کے لئے ہیں یہ بات بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حکم یہ لگایا جاتا ہے داتا گنج بخش، مشکل کشاء وغیرہ سب خالق کی صفات ہیں بعض ان صفات کو مخلوق میں تلاش کرتے ہیں" گویا خزانوں کا دینے والا صرف خالق جو بھی خزانہ دیگا وہ اہلحدیث کے نزدیک خالق اور معبود ہے اللہ عزوجل حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرماتا ہے "قال اجعلنی علیٰ خزآئن الارض انی حفیظ علیم" (یوسف ۵۵) "یوسف نے کہا مجھے زمین کے خزانوں پر کردے بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں"

حاصل کلام

یوسف علیہ السلام عزیزِ مصر (بادشاہ) سے فرمارہے ہیں کہ مجھے زمین کے خزانے دیدے اور خزانوں کا مختار بنادے بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں گویا اہلحدیث کے نزدیک عزیزِ مصر (معاذ اللہ) خالق تھا جس سے یوسف علیہ السلام زمین کے خزانے طلب فرمارہے ہیں تو اہلحدیث اپنے اصول دین پر عزیزِ مصر کے بندے ہوئے اور عزیزِ مصر ان کا معبود اور لکھتا ہے "بیشک اللہ بڑا دینے والا ہے جسے چاہے بیٹیاں دیتا ہے جسے چاہے بیٹا دیتا ہے جسے چاہے بیٹے اور بیٹیاں ملا ملا کر دیتا ہے اور جسے چاہے بانجھ رکھ دیتا

ہے الخ۔یاد رھے یہ سب خالق کی صفات ہیں جب وہ دیتا ہے تو تم لوگ نکاح کیوں کرتے ہو بغیر نکاح کے کوئی بچہ خواہ بیٹا ہو یا بیٹی پیدا ہونے والی بنا سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے اللہ عزوجل فرماتا ہے "قل انما انارسول ربک لاھب لک غلما زکیا(مریم ۱۹)(حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت مریم سے کہا)"میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ستھرا بیٹا دوں" ملاحظہ ہو حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کو ستھرا بیٹا دے رھے ہیں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام اہلحدیث کے خالق و معبود ہوئے۔اگر یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا تو اللہ تعالیٰ کا حضرت جبرائیل کو بھیجنا سبب بنا اور اہلحدیث کہتا ہے کہ "اسباب کے بغیر داتا یعنی دینے والی ذات صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے لہٰذا حضرت جبرائیل علیہ السلام اہلحدیث کے خالق و معبود ہوئے اور اللہ جل جلالہ نے اسباب کو ذریعہ بنایا لہٰذا (معاذ اللہ) وہ اہلحدیث کے دین میں مخلوق اور بندہ ہوا۔

جہالت اور حماقت کی انتہا۔

ان اہلحدیثوں کی جہالت اور حماقت کتنے عروج پر پہنچی ہوئی ہے کہ دنیا جو نام ہے دارالاسباب کا اسباب سے مربوط ہے کوئی شئے بغیر اسباب کے وجود

میں نہیں آتی مگر خاص جو اللہ کا نشان قدرت ہے۔یہی اہلحدیث جب ان کو بھوک ستائے تو اپنی بیوی ہی سے کھانا طلب کرے اور یہ سمجھے کہ میری بیوی بغیر حکم اور منشائے الٰہی اپنی ذاتی قوت سے مجھے کھانا دیتی ہے تو یہ پکا مشرک اگر یہ جان کر کھانا مانگے کہ میری بیوی اللہ تعالیٰ کے حکم اور اللہ کی دی ہوئی طاقت اور اللہ تعالیٰ کی مشیت سے مجھے کھانا دیتی ہے اس میں بیوی کی منشاء اور اپنی ذاتی قوت کو کوئی دخل نہیں تو یہ شرک نہیں ہوگا اور پہلی صورت میں ضرور اور یقینی شرک صریح ثابت ہوگا کہ وہ اپنی بیوی کو اپنا خدا خالق و معبود جانتا ہے پس سمجھدار کیلئے اتنا ہی کافی اور نا سمجھ ضدی اور ہٹ دھرم کیلئے دفتر بھی ناکافی۔

تنبیہ جلیل

اے غیر مقلدو! اللہ عزوجل اس سے پاک اور منزہ ہے جو صفات تم اس کیلئے اپنی ناقص عقل اور فہم بے مایہ سے بیان کرتے ہو اللہ عزوجل اپنی ذات میں واجب الوجود ہے اور ازلی و قدیم ہے وہ حی و باقی ہے اس کی ذات جمیع صفات و کمال کی جامع ہے وہی واحد و یکتا اور بے مثل معبود ہے اسکی ذات کی طرح اسکی صفات بھی ازلی اور قدیم ہیں نہ وہ حادث ہے اور نہ کوئی اس کی صفت حادث بلکہ تمام صفات کمال ازلی و قدیم ہیں مخلوق اسکی

قدرت کا علم ہے کہ اسکے برگزیدہ بندوں کے معجزات اور کرامات سے اسکی قدرت ظاہر اور واضح ہوتی ہے۔

جنون خالص

بے دینی پر اترانے والوں کیلئے اللہ عزوجل فرماتا ہے "یخدعون اللہ والذین امنوا وما یخدعون . الا انفسھم وما یشعرون" (البقرہ۔۹) فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں۔

پس یہ وہابی نجدی اہلحدیث کہتے ہی نہیں بلکہ ان کا دعویٰ ہے کہ "کیا ہمارے لئے اللہ کافی نہیں ؟" ہم کہتے ہیں اسکی دلیل کیا ہے تمہارے پاس کہ تمہارے لئے اللہ کافی ہے یہ تمہارا دعویٰ تو ایسا ہی ہے کہ جیسا یہود و نصاریٰ کا دعویٰ تھا (کما قال تعالیٰ) وقالت الیھود والنصریٰ نحن ابنؤا اللہ و احباؤہ (المائدہ ۱۸) "اور یہود و نصاریٰ بولے کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اسکے پیارے ہیں" تمہارا دعویٰ تو یہی ہے کہ "کیا ہمارے لئے اللہ کافی نہیں ؟" جس پر نہ کوئی دلیل نہ برہان یہودی و نصرانی تو یہ دعویٰ کرتے تھے کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اسکے پیارے ہیں یہ بھی دلیل کے خلاف دعویٰ بیکار ہے تمہارا دعویٰ کرنا اور ہے اللہ کا ارشاد فرمانا اور ہے جسکو وہ

قبول فرمائے وہی کامیاب ہے ورنہ ہر کافر و مشرک کہتا پھرے کہ ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کیلئے ارشاد فرمایا ہے اور اپنے محبوب کو حکم دیا قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ط ان اللہ یغفرالذنوب جمیعا (الزمر ۵۳) "تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جان پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے" معلوم ہوا کہ جو حضور ﷺ کا بندہ (غلام) ہے وہی اللہ کی رحمت کا سزاوار ہے۔ اور جو حضور ﷺ کا منکر اور گستاخ ہے وہ اللہ واحد و قہار کے غضب میں گرفتار اور عذاب کا حقدار ہے اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے "ان الذین کفروا من اھل الکتٰب والمشرکین فی نار جھنم خٰلدین فیھا ط اولئک ھم شر البریۃ" (البینہ ۶) "بیشک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہی ہمیشہ اس میں رہیں گے وہ تمام مخلوق میں بدتر ہیں" چنانچہ جن کا دعویٰ تھا کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اسکے پیارے ہیں یا جو کہتے ہیں کیا ہمارے لئے اللہ کافی نہیں ؟ ان سب کے اعلان میں فرمادیا گیا (کما قال تعالیٰ) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم ط واللہ غفور الرحیم

(ال عمران ۳۱) "(پیارے محبوب) تم فرمادو کہ لوگوں اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے" پس جو حضور اکرم سید عالم ﷺ کی براہ غلامی فرمانبرداری کرے نہ کہ بھائی بن کر ساتھ چلے تو اللہ عزوجل کی رحمت اور نعمت میں ان ہی لوگوں کا حصہ ہے جو حضور ﷺ کے بندے (غلام) ہیں اسکے غیر کو یہ نعمت ہرگز حاصل نہیں۔

اللہ کس کے لئے کافی ہے؟

اللہ عزوجل اپنے پیارے محبوب سے فرماتا ہے:

آیت نمبر1 یاایھالنبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین o(الانفال ۶۴) "(پیارے محبوب) اے نبی اللہ تمہیں کافی اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے" معلوم ہوا وہ حضور اکرم سید عالم ﷺ ہیں جن کے لئے اللہ کافی ہے اور جو انکے پیرو یعنی غلام ہیں۔

آیت نمبر۲ فان تولوا فقل حسبی اللہ (لتوبہ ۱۲۹) "اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرمادو کہ مجھے اللہ کافی ہے" دیکھو اللہ قادر مختار گواہی دے رہا ہے اور فرمارہا ہے کہ

اگر وہ منکر اگرچہ وہابی، نجدی مقلد ہوں یا غیر مقلد اہلحدیث منہ پھیریں تو تم فرمادو کہ مجھے اللہ کافی ہے۔

آیت نمبر۳ الیس اللہ بکاف عبدہ ط ویخوفونک بالذین من دونہ (الزمر ۳۶) "کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں اور تمہیں ڈراتے ہیں اسکے سوا اوروں سے" یعنی بتوں سے واقعہ یہ تھا کہ کفار عرب نے نبی اکرم ﷺ کو ڈرانا چاہا اور آپ سے کہا کہ آپ ہمارے معبودوں یعنی بتوں کو برا کہنے سے باز آجائیں ورنہ ہمارے معبود بت آپ کو نقصان پہنچائیں گے اور ہلاک کردیں گے یا عقل کو فاسد کردیں گے چنانچہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کیا اللہ اپنے بندے محمد ﷺ کو کافی نہیں؟ ہے اور یقیناً ہے معلوم ہوا کہ وہ ذات گرامی محمد ﷺ کی ہے جس کیلئے اللہ کافی ہے۔

آیت نمبر٤ وان یریدوا ان یخدعوک فان حسبک اللہ (الانفال ۶۲) "(اے محبوب) وہ تمہیں فریب دیا چاہیں تو بیشک اللہ تمہیں کافی ہے" یہ شان ہے محمد ﷺ

کی کہ اللہ ان کے لیئے کافی ہے۔

عزیزان ملت! آج دشمنان دین آپ لوگوں کے خلاف کفار و مشرکین سے گٹھ جوڑ کرتے تمہیں ڈارتے ہیں اور طرح طرح کے فریب دیتے ہیں آپ ان دشمنان دین کی مطلق پرواہ نہ کریں اگر حضور اکرم سید عالم ﷺ کی غلامی کا طوق آپ کے زیب گلو ہے تو اللہ قادر و قہار تمہاری مدد کو کافی ہے آپ ان دشمنان دین کے فریب میں نہ آئیں ہمارا مالک و معبود اللہ عزوجل فرماتا ہے "الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل o" (ال عمران ۱۷۳) "وہ جن لوگوں نے کہا کہ لوگوں نے تمہارے لئے جتھا توڑا تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زیادہ ہوا اور بولے اللہ ہم کو بس ہے اور کیا ہی اچھا کارساز" دیکھو اللہ عزوجل آپ کو ھدایت فرماتا ہے کہ بد دین اور گستاخ اور دشمنان دین اگر تمہارے خلاف کاروائی کریں اور جتھا جوڑیں اور تمہیں ڈرائیں تو تم کہو کہ اللہ تعالیٰ جو ہمارا مالک و معبود ہے وہ ہمیں کافی ہے اور ہمارا بہترین کارساز ہے۔ یہ بشارت عظیمہ ان مؤمنین کیلئے ہے جو حضور ﷺ کے سچے غلام اور فرمانبردار ہیں انکا صلہ ان کے پروردگار کی جانب سے ہے پس جسکو بھی کوئی انعام رب العلمین کی جانب سے ملاوہ حضور اکرم

سید عالم ﷺ کی وساطت اور انکے ہی صدقے میں ملا۔

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل

ہم نے چار آیات کریمہ پیش کیں اور یہ واضح کردیا کہ وہ ذات خاص حضور پرنور شافع یوم النشور محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہے جس کیلئے اللہ کافی ہے جس مؤمن کو بھی جو فضل وکمال عنایت فرمایا گیا وہ حضور ﷺ کا ہی صدقہ ہے اور ان ہی کے طفیل بلکہ ان کے دست اقدس سے یہ نصیب ہوا (کما قال تعالیٰ) **آیت اول** ولوا انھم رضوا ماآتھم اللہ ورسولہ وقالوا حسبنا اللہ سیوتینا اللہ من فضلہ ورسولہ انا الی اللہ رٰغبون o (التوبہ ۵۹) "اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ راضی ہوتے جو اللہ اور اسکے رسول نے ان کو دیا اور کہتے ہیں ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول ہمیں اللہ کی طرف رغبت ہے" ملاحظہ ہو کہ اللہ رب العلمین اپنے ساتھ اپنے پیارے محبوب محمد رسول اللہ ﷺ کو دینے والا عطا فرمانے والا فرمارہا ہے اور ساتھ ہی ہدایت فرماتا ہے کہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے امید لگی رکھو کہ اب ہمیں اپنے فضل سے دیتے ہیں۔ آیت دوم اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وماارسلنک الا رحمۃ اللعالمین (الانبیاء ۱۰۷) "اے محبوب ہم

نے تجھے نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہانوں کیلئے" عالم ماسوائے اللہ کو کہتے ہیں جسمیں انبیاء اور ملائکہ سب داخل ہیں تو لاجرم حضور پرنور سید المرسلین ﷺ ان سب پر رحمت اور نعمت رب الارباب ہوئے اور وہ سب حضور ﷺ کی سرکار عالم مدار سے بہرہ مند و فیضیاب چنانچہ اولیائے کاملین وعلمائے عاملین تصریحیں فرماتے ہیں کہ ازل سے ابد تک ارض وسما میں اولی و آخرت میں دنیا و دین میں روح و جسم میں چھوٹی یا بڑی بہت یا تھوڑی جو نعمت و دولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی سب حضور ﷺ کی بارگاہ جہاں پناہ سے بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹتی رہے گی ۔

پس جس کیلئے اللہ کافی ہے وہ ذات گرامی قدر سید ابرار احمد مختار محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں اور ان کے وسیلۂ جلیلہ سے ان کے بندے (غلام) کما قال تعالیٰ قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ---الخ جو پچھلے صفحات پر گزری اس میں فرمایا گیا کہ پیارے محبوب تم فرماؤ کہ اے میرے وہ بندوں جنہوں نے اپنی جان پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ پس اللہ کی رحمت سے امید باندھے ہوئے حضور اکرم سید عالم ﷺ کے بندے (غلام) ہیں۔

حاصل کلام

اللہ عزوجل نے حضور ﷺ کہ تمہارے لئے اللہ کافی ہے اور ان کے وسیلہ جلیلہ سے حضور ﷺ کے بندے اور غلام بھی اس نعمت کبریٰ سے فیضیاب ہیں نہ کہ دشمنان دین واعدائے مبین ۔ اللہ عزوجل ان سطور کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کیلئے رشد وھدایت کا سبب بنائے امین امین امین یارب العالمین۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم و صلی الله تعالیٰ علی خیر خلقه و نور عرشه سیدنا ونبینا و ماوٰنا و ملجانا ومولٰنا محمد واله واصحابه وبارک وسلم ۔

فقط

سگ بارگاہ رضا

ابوالرضا محمد عبدالوہاب خان

القادری الرضوی غفرلہ

۱۵، جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ

مطابق ۱۴ ستمبر ۲۰۰۰ء